مختلف قومی ایشوز پر اربابِ وفاق کی جانب سے جاری پریس ریلیز

ادارہ

نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کوئی ڈکٹیشن قبول نہیں، اربابِ وفاق المدارس

(پ ر) مدارس دینیہ کے نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن کسی قیمت قبول نہیں کی جائے گی، طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، موجودہ دور کے تقاضوں اور چیلنجوں کو سامنے رکھتے ہوئے نصابِ تعلیم میں وقتاً فوقتاً بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور حریت فکر وعمل پر کسی صورت حرف نہیں آنے دیں گے، مدارس کے نصاب ونظام کے بارے میں جمود کا طعنہ لاعلمی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، مدارس کے نصاب ونظام کو سمجھنے اور قریب سے دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے شرکاء نے کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کے زیر صدارت ملتان میں منعقدہ اجلاس میں وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا امداداللہ، دارالعلوم کراچی کے مولانا رشید اشرف، جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے مولانا ظفر احمد قاسم، جامعہ عثمانیہ پشاور سے مولانا حسین احمد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مولانا مفتی غلام قادر، آزاد کشمیر سے مولانا سلیم اعجاز، لکی مروت سے مولانا اصلاح الدین، سندھ سے مولانا محمد ادریس، جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاد حدیث مولانا محمد عابد، کوئٹہ سے مولانا غلام رسول شاہ، ناظم دفتر ملتان مولانا عبدالمجید، دارالعلوم کبیر والا سے مولانا حامد حسن سمیت ملک بھر کے علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر کے طلبہ وطالبات کے مدارس کے نصاب ونظام کی بہترین اور طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے تاہم انھوں نے واضح کیا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کی تشکیل وترمیم کے معاملے

میں مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور دینی بنیادوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور اس معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ وفاق المدارس کے قائدین نے اپنی اس دیرینہ پالیسی کا بھی اعادہ کیا کہ مدارس دینیہ کی آزادی اور حریت فکر وعمل کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کے جمہود کا طعنہ لاعلمی اور مدارس کے بارے میں شعور کی کمی کا نتیجہ ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے مدارس کے بارے میں الزامات عاید کرنے والوں کو دعوت دی کہ وہ مدارس کے نظام ونصاب کو قریب سے دیکھنے کا اہتمام کریں تاکہ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

☆......☆......☆

حکومت علما کی پے درپے شہادتوں اور بہتے لہو کا حساب دے، وفاق المدارس

(پ ر) ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت لمحہ فکریہ ہے، اگر علماء کرام کے قاتلوں کی گرفتار میں ذرا بھی سنجیدگی دکھائی جاتی تو آئے دن سانحات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، وطن عزیز کو قتل وغارت کی آماجگاہ بننے سے روکنے کے لیے حکمران ہوش کے ناخن لیں، حکومت وقت علماء حق کی پے درپے شہادتوں اور بہتے ہوئے لہو کا حساب دے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور ہردلعزیز شخصیت ڈاکٹر خالد محمود کی شہادت پوری قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اگر علماء کرام کے قاتلوں کی گرفتاری میں ذرا بھی سنجیدگی دکھائی جاتی تو ہمیں آئے دن اس قسم کے سانحات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ وہ علماء حق کی پے درپے شہادتوں اور ان کے بہتے لہو کا حساب دے۔ انھوں نے کہا کہ وطن عزیز کو قتل وغارت کی آماجگاہ بننے سے بچانے کے لیے حکمران کردار ادا کریں اور مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملے سے لے کر ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت تک اور کراچی میں مولانا مسعود بیگ سے لے کر اسلام آباد راولپنڈی کے نوجوان علماء کی شہادتوں تک کے جملہ واقعات کی آزادانہ، غیر جانبدارانہ اور منصفانہ تحقیقات کروائی جائیں۔

☆......☆......☆

جلوسوں کے راستوں میں آنے والی مساجد کا تحفظ کیا جائے، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ۔ر) حکومت جلوسوں کے راستوں میں آنے والی مساجد، مدارس، مارکیٹوں اور دکانوں کی حفاظت یقینی بنائے، فرقہ واریت کو فروغ دینے والی سرگرمیوں پر بھی کڑی نظر رکھی جائے، محرم میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے علمائے کرام بھرپور کردار ادا کریں، مساجد اور مدارس میں خصوصی دعائیں کی جائیں۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ مدارس اور مساجد

میں محرم کے دوران امن کے لیے دعائیں مانگی جائیں اور ہر قسم کی اشتعال انگیزی سے اجتناب کیا جائے۔انھوں نے کہا کہ قیام امن کے حوالے سے امن کمیٹیوں کا کردار قابل تعریف ہے، فرقہ وارانہ تشدد میں کمی آئی ہے، انھیں اپنے کردار کو مزید فعال بنانا چاہیے، مولانا محمد حنیف جالندھری نے جلوسوں کے راستے میں آنے والی مساجد، دینی اداروں، مارکیٹوں اور دکانوں کو نشانہ بنانے کے واقعات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسے واقعات سے بہت سی قیمتی جانیں اور املاک ضائع ہو جاتی ہیں۔انھوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ جلوسوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ جلوس کے روٹ پر آنے والی مساجد، مارکیٹوں اور دیگر املاک کی حفاظت کو بھی یقینی بنائے۔

☆......☆......☆

حضرت شیخ الہندؒ کی حکمت عملی

حضرت شیخ الہندؒ نے اسارت مالٹا سے واپسی کے بعد دوسری حکمت عملی یہ اختیار فرمائی کہ لارڈ میکالے کے نظام تعلیم نے مسلمانوں کے مقتدر طبقات اور شرفاء کو انگریز کی سوچ وفکر اور طرز زندگی کا وارث بنا دیا تھا، آپ نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف دستِ شفقت بڑھا کر انھیں اپنا ترجمان بنالیا، اس طرح انھیں اپنی سوچ وفکر اور امنگوں کا وارث بنالیا؛ اس لیے آپ انتہائی ضعف وبیماری کے باوجود علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تشریف لے گئے؛ تاکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اپنے درد وفکر میں شریک کرکے انھیں انگریز کے خلاف کھڑا کریں۔آپ کے ضعف ونقاہت کا یہ عالم تھا کہ آپ دیوبند سے پالکی میں لیٹ کر روانہ ہوئے، نقاہت کی وجہ سے خطبۂ صدارت نہیں پڑھ سکتے تھے جو مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھا جس میں آپ نے فرمایا:

"میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت ونقاہت کی حالت میں آپ کی اس دعوت پر؛ اس لیے لبیک کہا کہ اپنی ایک گمشدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔" پھر فرمایا: ''اے نونہالانِ وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غم خوار جس میں میری ہڈیاں پگھلی جارہی ہیں، مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور اسکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور میرے چند احباب نے ایک قدم علی گڑھ کی طرف بڑھایا اور اس طرح ہم نے ہندوستان کے دو تاریخی مقاموں دیوبند اور علی گڑھ کا رشتہ جوڑا۔"

مزید فرمایا: "آپ میں جو حضرات محقق اور باخبر ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ میرے بزرگوں نے کسی بھی وقت کسی اجنبی زبان سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم وفنون حاصل کرنے پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا! ہاں بے شک یہ کہا کہ انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموماً دیکھا گیا کہ لوگ نصرانیت (مغربیت) کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب یا مذہب والوں کا مذاق اڑاتے یا حکومتِ وقت کی پرستش کرنے لگتے ہیں، ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لیے جاہل رہنا اچھا ہے۔"

آپ کے بے قرار دل سے نکلی صدا نے جدید طبقہ کے دل کو مسخر کرلیا؛ چنانچہ جب آپ نے ترکِ موالات یعنی برطانوی حکومت سے ہر طرح کا تعاون ختم کرنے کی اپیل کی تو یونیورسٹی کے بہت سے طلباء نے یونیورسٹی سے رشتہ توڑ لیا۔یہ واقعہ ۲۹/اکتوبر ۱۹۲۰/کا ہے، اس طرح دہلی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ مسلمانوں کی دوسری بڑی یونیورسٹی حضرت شیخ الہندؒ کی بدولت وجود میں آئی۔